

تفہیم القرآن

الکافرون

نام | پہلی ہی آیت قُلْ يَا كُفْرًا كُفْرًا کے لفظ الکافرون کے لفظ الکافرون کے اس سورہ کا نام قرار دیا گیا ہے۔
 زمانہ نزول | حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حسن بصری اور عکرمہ کہتے ہیں کہ یہ سورہ مکہ کی ہے حضرت
 عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں مدنی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس اور قتادہ سے دو قول منقول ہوئے
 ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکہ ہی ہے اور دوسرا یہ کہ مدنی ہے۔ لیکن جبہ مفسرین کے نزدیک یہ مکہ کی سورہ ہے اور
 اس کا سبب خود اس کے مکی ہونے پر دلالت کر رہا ہے

تاریخی پس منظر | مکہ معظمہ میں ایک دور ایسا گذرا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کے
 خلاف قریش کے مشرک معاشروں نے مخالفت کا طوفان توڑ پھاڑا اور چاکھا، لیکن ابھی قریش کے مشرک
 اس بات سے بالکل مایوس نہیں ہوئے تھے کہ حضور کو کسی نہ کسی طرح مسالحت پر آمادہ کیا جاسکے۔
 اس لیے وقتاً فوقتاً وہ آپ کے پاس مسالحت کی مختلف تجویزیں لے لے کر آتے رہتے تھے، اگر آپ ان
 میں سے کسی کو مان لیں اور وہ نرا ختم ہو جائے جو آپ کے اور ان کے درمیان رونا چوکی تھی اس
 سلسلے میں متعدد روایات احادیث میں منقول ہوئی ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہا ہم آپ کو اتنا مال دے دیتے ہیں کہ آپ مکہ کے سب سے زیادہ دولت مند آدمی بن جائیں، آپ
 جس عورت کو پسند کریں اس سے آپ کی شادی کیے دیتے ہیں، ہم آپ کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہیں
 آپ بس ہماری یہ بات مان لیں کہ ہمارے معبودوں کی بُرائی کرنے سے باز رہیں۔ اگر یہ آپ کو منظور
 نہیں، تو ہم ایک اور تجویز آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس میں آپ کی بھی بھلائی ہے اور ہماری بھی۔

حضور نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت اور عترتی کی عبادت کریں اور ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں حضور نے فرمایا اچھا، ٹھیک، میں دیکھتا ہوں کہ میرے رب کی طرف سے کیا حکم آتا ہے۔ اس پر وحی نازل ہوئی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور یہ کہ قُلْ أَغْفِرَ اللَّهُ تَابُؤُمُوتِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ (الزمر، آیت ۶۴)۔ ان سے کہو، اے نادانو، کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا میں کسی اور کی عبادت کروں؟ (ابن جریر ابن ابی حاتم طبرانی)۔ ابن عباسؓ کی ایک اور روایت یہ ہے کہ قریش کے لوگوں نے حضور سے کہا ”اے محمدؐ اگر تم ہمارے معبودوں کو چوم لو تو تم ہمارے معبود کی عبادت کریں گے“ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ (عبد بن حمید)۔

سعید بن عباد (ابو البختری) کے آما ذکرہ غلام، کی روایت ہے کہ ولید بن مہزیہ، عاص بن وائل، ابوہریرہ بن الصّلب اور امّ بن خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور آپ سے کہا ”اے محمدؐ او تم ہمارے معبود کی عبادت کرتے ہیں اور تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو اور ہم اپنے سارے کاموں میں تمہیں شریک کیے لیتے ہیں۔ اگر وہ چیز جو تم لے کر آئے ہو اس سے بہتر ہوئی جو ہمارے پاس ہے تو ہم تمہارے ساتھ اس میں شریک ہونگے اور اپنا حصہ اس سے پالیں گے۔ اور اگر وہ چیز جو ہمارے پاس ہے اس سے بہتر ہوئی جو تم لاتے ہو تو ہم ہمارے ساتھ اس میں شریک ہونگے اور اس سے اپنا حصہ پالیں گے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی کہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (ابن جریر و ابن ابی حاتم ابن شہاب نے بھی سیرت میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے)۔

لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درجہ میں بھی اس تجویز کو قابل قبول کیا معنی قابل غور بھی سمجھتے تھے، اور آپ نے معاذ اللہ کفار کو یہ جواب اس امید پر دیا تھا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی منظوری آ جائے۔ بلکہ واصل یہ بات بالکل ایسی ہی تھی جیسے کسی ماتحت افسر کے سامنے کوئی بے جا مطالبہ پیش کیا جائے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی حکومت کے نیچے یہ مطالبہ قابل قبول نہیں ہے، مگر وہ خود صاف انکار کر دینے کے بجائے مطالبہ کرنے والوں سے کہے کہ میں آپ کی درخواست اور پیروی دیتا ہوں، جو کچھ وہاں سے جواب آئے گا وہ آپ کو بتا دوں گا اس سے فرق یہ واقع ہوتا ہے کہ ماتحت افسر اگر خود ہی انکار کرے تو لوگوں کا اصرار جاری رہتا ہے، لیکن اگر وہ بتائے کہ اوپر سے حکومت کا جواب ہی تمہارے مطالبہ کے خلاف آیا ہے تو لوگ باورس ہو جاتے ہیں۔

دعبل بن منبہ کی روایت ہے کہ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ پسند کریں تو ایک سال ہم آپ کے دین میں داخل ہو جائیں اور ایک سال آپ ہمارے دین میں داخل ہو جائیں کریں
دعبل بن منبہ - ابن ابی حاتم -

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک ہی مجلس میں نہیں بلکہ مختلف اوقات میں مختلف مواقع پر کفار قریش نے حضور کے سامنے اس قسم کی تجویزیں پیش کی تھیں اور اس بات کی ضرورت تھی کہ ایک دفعہ دو ٹوک جواب دے کر ان کی اس امید کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے معاملہ میں کچھ دواد کچھ لو کے طریقے پر ان سے کوئی مصالحت کریں گے۔

موضوع اور مضمون اس پس منظر کو نگاہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورتہ مذہبی رواداری کی تلقین کے لیے نازل نہیں ہوئی تھی، جیسا کہ آج کل کے بعض لوگ خیال کرتے ہیں، بلکہ اس لیے نازل ہوئی تھی کہ کفار کے دین اور ان کی پوجا پاٹ اور ان کے معبودوں سے قطعی برادرت، بیزاری اور تعلق کا اعلان کر دیا جائے اور انہیں بتا دیا جائے کہ دین کفر اور دین اسلام ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں، ان کے باہم مل جانے کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بات اگرچہ ابتداً قریش کے کفار کو مخاطب کر کے ان کی تجاویز مصالحت کے جواب میں کہی گئی تھی، لیکن یہ انہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے قرآن میں درج کیے تمام مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے تعلیم دے دی گئی ہے کہ دین کفر جہاں جس شکل میں بھی ہے ان کو اس سے قول اور عمل میں برادرت کا اظہار کرنا چاہیے اور بلا روعایت کہہ دینا چاہیے کہ دین کے معاملہ میں وہ کافر دوسرے کسی قسم کی مدائنت یا مصالحت نہیں کر سکتے۔ اسی لیے یہ سورتہ اُس وقت بھی پڑھی جاتی رہی جب وہ لوگ رکھ پگتے تھے جن کی باتوں کے جواب میں اسے نازل فرمایا گیا تھا، اور وہ لوگ بھی مسلمان ہونے کے بعد اسے پڑھتے رہے جو اس کے نزول کے زمانے میں کافر و مشرک تھے، اور ان کے گزر جانے کے صدیوں بعد آج بھی مسلمان اس کو پڑھتے ہیں کیونکہ کفر اور کافری سے بیزاری و تعلق ایمان کا دائمی تقاضا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اس سورہ کی کیا اہمیت تھی، اس کا اندازہ ذیل کی چند احادیث سے کیا جاسکتا ہے :-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے بارہا حضور کو فجر کی نماز سے پہلے اور

مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے دیکھا ہے
 (اس مضمون کی متعدد روایات کچھ لفظی اختلافات کے ساتھ امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن باری
 اور ابن مردودیه نے ابن عمر سے نقل کی ہیں)۔

حضرت نَبَاتٌ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر
 لیٹو تو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ لیا کرو، اور حضور کا خود بھی یہ طریقہ تھا کہ جب آپ سونے کے لیے لیٹتے تو
 یہ سورت پڑھ لیا کرتے تھے (بخاری، طبرانی، ابن مردودیه)۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا وہ میں تمہیں بتاؤں وہ
 کلمہ جو تم کو شُرک سے محفوظ رکھنے والا ہے؟ وہ یہ ہے کہ سوتے وقت قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ
 لیا کرو (ابو یعلیٰ طبرانی)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا سوتے وقت
 قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ شُرک سے براءت ہے (بیہقی فی المشبہ)۔

قرۃ بن نوفل اور عبدالرحمن بن نوفل، دونوں کا بیان ہے کہ ان کے والد نوفل بن معاویہ الاشجعی
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جسے میں سوتے وقت پڑھ
 لیا کروں۔ آپ نے فرمایا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخر تک پڑھ کر سو جایا کرو، کیونکہ یہ شُرک سے براءت
 ہے (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، حاکم، ابن مردودیه، بیہقی فی المشبہ)۔ ایسی
 ہی درخواست حضرت زید بن حارثہ کے بھائی حضرت جبکہ بن حارثہ نے حضور سے کی تھی اور ان کو
 بھی آپ نے یہی جواب دیا تھا (مسند احمد، طبرانی)۔